السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کسی ایک حدیث سے ثابت ہے یا نہیں، اگر نہیں تو پھر ہم تک یہ کیسے پہنچا؟ نیز کسی غیر مسلم آدمی کو مسلمان ہونے کےلئے انہی الفاظ میں توحید ورسالت کا اقرار کرنا ہوگا یا اس کےلئے کوئی اور الفاظ بھی قرآن وسنت میں موجود ہیں۔ (الطاف حسین، دیپالپور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں داخل ہونے کےلئے جو کلمات پڑھائے جاتے ہیں وہ دو شہادتوں کا اقرار ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی اور یہ بات کتب احادیث سے ثابت ہے۔ صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب اسلام ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ مفصل مذکور ہے۔ انہوں نے بیت اللہ میں جا کر بلند آواز سے کہا:

(أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه ان محمداً رسول اللّٰه) (الحدیث)

کہ میں تو لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت وگواہی دیتا ہوں۔

(ملاحظہ ہو۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان)

اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے یہ حدیث کتب احادیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أمرت أن أقاتل الناس حتی یشهدوا أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله) (الحدیث)

(مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں"۔ (متفق علیہ"

اسی طرح ملاحظہ ہو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے وفد عبدالقیس والی حدیث جس میں آپ نے ایمان باللہ وحدہ کے بارے میں فرمایا:

(شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله) (مشکوٰة المصابیح، کتاب الایمان الفصل الاول)

کتب احادیث کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کےلئے سب سے پہلے دو باتوں کی گواہی دینی ضروری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور عرف عام میں اسے کلمہ طیبہ سے تعبیر کیا گیا ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں اسلام قبول کرتے وقت لوگ انہی دو باتوں کی گواہی دیتے تھے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اور قرآن حکیم میں بھی اپنے اپنے مقام پر لاالہ الااللہ اور محمد رسول اللہ کا ذکر موجود ہے اور اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ: 64

محدث فتویٰ